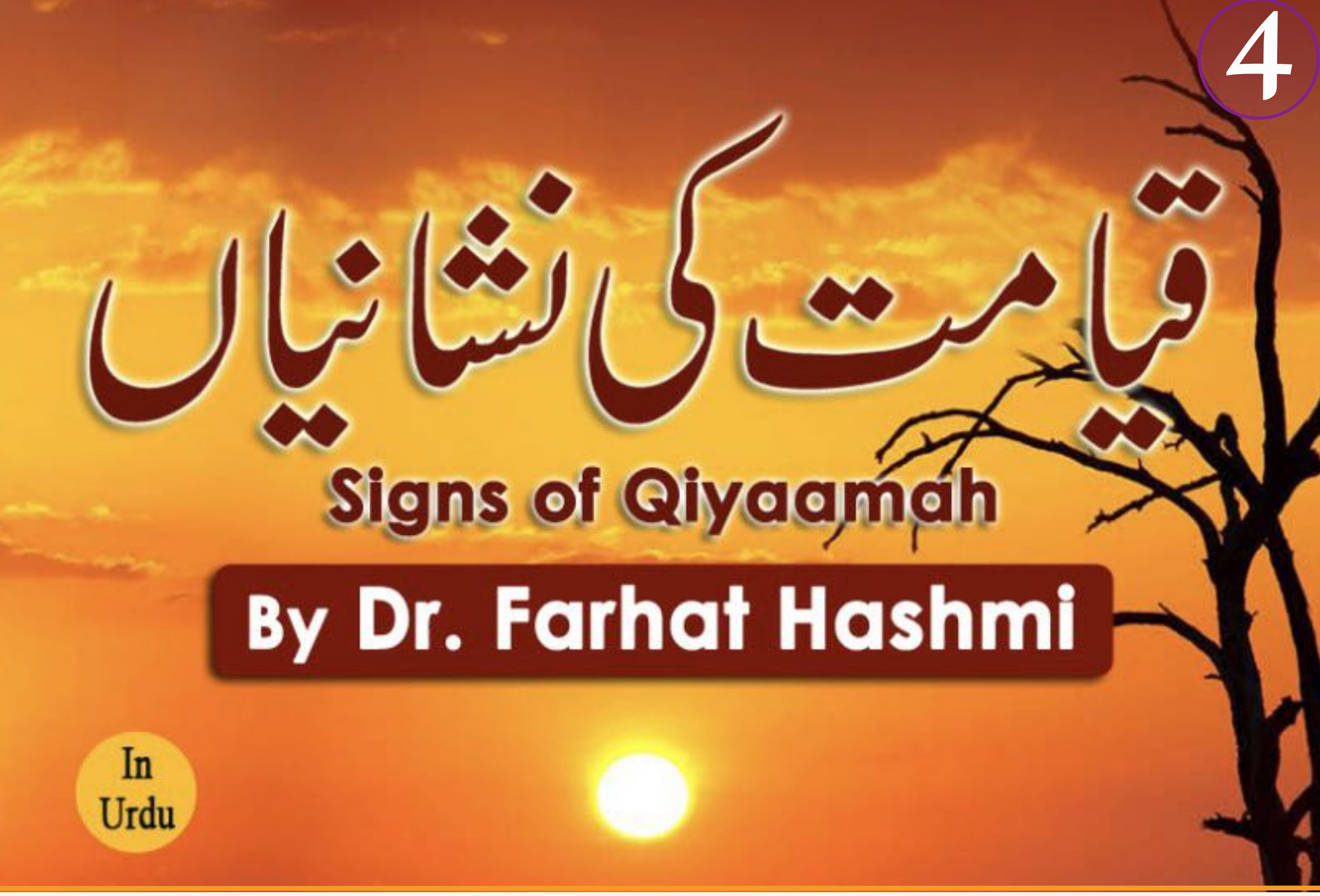

Lesson-4

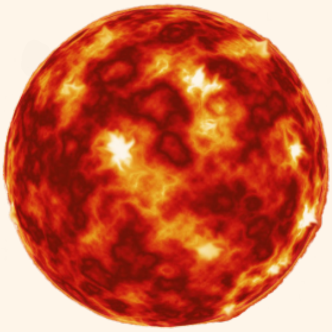

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علاماتِ قیامت

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

(محمد:18)

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے، اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں، جب وہ خود ہی آجائے گی تو ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں باقی رہے گا۔

قیامت کا آنا برحق ہے

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ () وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ (الحج:7-6)

یہ اس لیے ہے کہ بیشک اللہ ہی حق ہے اور (اس لیے) کہ بیشک وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور (اس لیے) کہ بیشک وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اور (اس لیے) کہ بیشک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں اور (اس لیے) کہ یقینا اللہ ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

علامات قیامت کے تربیتی پہلو

لوگ اپنی منزل کی تیاری کر سکیں

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارا (حشر بھی) انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔

[البخاری:3688]

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پس قیامت کب آئے گی آپ ﷺ نے اس کا جواب دینے سے اعراض کیا اور اس کے لیے تیاری کا ذکر کیا کیونکہ سوال کرنے والے اور دوسرے لوگوں کو اس کے لیے تیاری کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی بات کو اہمیت دی جانی چاہیئے

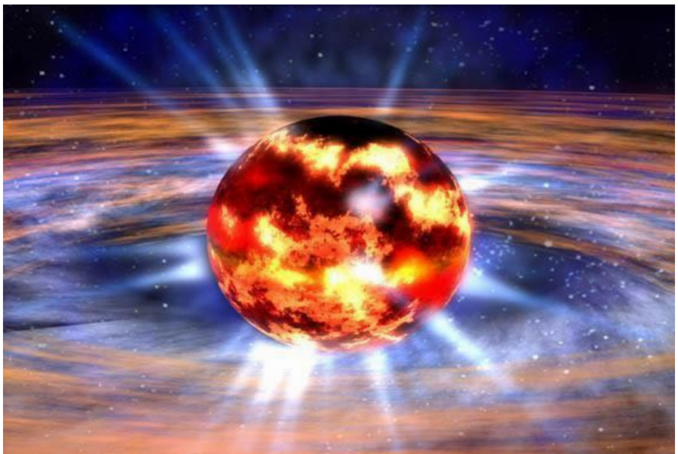

فتنوں سے پہلے پہلے نیک اعمال کی طرف توجہ بڑھ جانا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: فتنوں سے پہلے پہلے (نیک) اعمال کرنے
میں جلدی کرو

علامات قیامت ظاہر ہونے سے پہلے اعمال کا وقت

کیونکہ جب یہ علامات نازل ہوں گی تو لوگوں کو دہشت ناک کردیں گی اور انہیں
اعمال سے پھیر دیں گی
یا ان کے لیے توبہ کا اور عمل کے قبول ہونے کا دروازہ بند کردیا جائے گا

اس سے پہلے کہ عمل کرنے میں مشکل آجائے نیک عمل کرلینا

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی ہے کہ اس میں نیک اعمال کی طرف جلدی کرنے کی ترغیب دی جارہی ہے اس سے پہلے کہ عمل کرنے مشکل ہوجائیں اور انسان ان سے مشغول ہوجائے،
ان مشغول کردینے والے فتنوں کی وجہ سے جو بہت باکثرت ہوں گے اور جو چاندنی رات کے اندھیروں کی طرح نہیں بلکہ کالی اندھیری رات کے اندھیروں کی طرح تہہ بہ تہہ ہوں گے،
نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ان فتنوں کی کچھ سختیوں کی کچھ اقسام کو بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ بندہ شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر ہوجائے گا یا اس کے برعکس ہوگا، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ فتنے بہت سنگین ہوں گے کہ ایک ہی دن میں انسان میں (اتنی خطرناک) تبدیلی پیدا ہوجائے گی

علامات قیامت صغری

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہورہی ہیں

1۔ علم سے متعلق علامات قیامت

2۔ ایمانیات سے متعلق علامات قیامت

3۔ عبادات سے متعلق علامات قیامت

4۔ قرآن سے متعلق علامات قیامت

علامات قیامت صغریٰ

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں

2۔ ایمانیات سے متعلق علامات قیامت

- امت میں شرک آجانا
- قبیلہ دوس کا شرک
- جھوٹی نبوت کا فتنہ
- نبی ﷺ کے آخری زمانے میں جھوٹے دجالوں کا ظاہر ہو جانا
- بظاہر دین کا لبادہ اوڑھے فاسد عقائد ایجاد کرنے والے
- نبی ﷺ سے بے انتہا محبت کرنے والے پیدا ہونا
- تقدیر کا انکار کیا جانا
- ستاروں پر ایمان لایا جانا

3۔عبادات سے متعلق

- نمازوں کا ضائع کیا جانا
- طہارت اور دعا میں مبالغہ
- مسجد کے پاس سے نماز پڑھے بغیر گزر جانا
- مساجد پر فخر کرنا
- مساجد کو مزین کیا جانا
- مساجد کو سیر و تفریح کا مرکز بنا لیا جانا
- مسجد کو گزرگاہ بنانے سے مراد
- مسجد کے پاس سے نماز پڑھے بغیر گزر جانا
- مساجد میں محراب کا بننا
- مساجد میں بھی دنیا کی باتیں

4۔قرآن سے متعلق

- قرآن کو گا گا کر پڑھنا
- قرآن کا حلق سے نیچے نہ اترنا
- صرف حروف کی ادائیگی پر توجہ
- قرآن پڑھا کر اپنی پیروی چاہنا
- قرآن سے دور لوگوں کا قرآن پڑھانا
- قرآن کے حروف کی حفاظت اور قرآن کی حدود کا ضائع ہونا
- قرآن پڑھنے کے باوجود سنگ دل لوگ
- قرآن پڑھ کر دنیا طلب کرنا

علامات قیامت صغری

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں

2۔ ایمانیات سے متعلق علامات قیامت

امت میں شرک آجانا

امت میں شرک آجانا

إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِى الأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِى أُمَّتِى لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِى بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِى الأَوْثَانَ [سنن أبي داود:4254]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے اماموں (مذہبی رہنماؤں) کا ڈر ہے اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی اور قیامت اس دن تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل بتوں کی عبادت کریں گے

وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ

تلوار کے ساتھ آپس کی خانہ جنگی

مراد یہ ہے کہ امت میں تلوار یا اس کے علاوہ جیسے نیزہ، گولہ باری، اور توپ وغیرہ کے ساتھ قتال ہوگا اور تلوار کو اس لیے خاص کیا گیا کیونکہ اکثر اس کے ساتھ لڑا جاتا ہے۔

[تحفة الاحوذي]

لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

یعنی مسلسل ان میں جنگ رہے گی، اگرچہ کبھی ایسا کم ہو اور کبھی کسی جگہ ہو اور کسی جگہ نہ ہو۔

اور یہ نبی ﷺ کی اس دعا کی قبولیت کی وجہ سے ہے جو آپ نے دعا کی کہ ان کی آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی ہو جائے لیکن ان پر باہر سے دشمن مسلط نہ ہو۔

حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِى بِالْمُشْرِكِينَ

یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے جا ملیں گے

اس حدیث کی شرح کے بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کیا اس مل جانے سے جسمانی طور پر ان سے مل جانا مراد ہے یعنی کیا ایک گروہ نقل مکانی کرکے ان کی طرف چلا جائے گا اور وہ ان میں داخل ہو جائے گا یا حکمی طور پر ان سے مل جانا مراد ہے یعنی وہ مشرکین والا عمل کرکے اپنے عمل کے ذریعے ان سے مل جائے گا؟

ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے دونوں معنی مراد ہیں،

یعنی بذات خود بھی ان کے پاس چلا جانا اور ان کے طور طریقے اختیار کر لینا

[اشراط الساعۃ للشیخ صالح المنجد]

وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِى الأَوْثَانَ

اور یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل بتوں کی عبادت کریں گے

ان کے آگے سجدہ کرنا، نذر نیاز کرنا، ان سے دعائیں کرنا، ان کا واسطہ وسیلہ دینا وغیرہ

قبیلہ دوس کا شرک

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ [صحيح البخاري:7116]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کی پشتیں ذوالخلصہ کے بت کے گرد طواف کرتے ہوئے حرکت کریں گی۔ اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کو وہ زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے

[شرح سنن أبي داود]

تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ

أَلَيَاتُ

عورتوں کے کولہے والا حصہ

"أَلْيَةٌ" کی جمع

ذوالخلصہ بت کے اردگرد طواف کرتے ہوئے ان عورتوں کے کولہے ہلیں گے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ کافر ہوجائیں گے اور بتوں کی عبادت کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔

[شرح صحیح مسلم "(18 / 33)]

دھکم پیل کرنے کی وجہ سے یہ مثال بیان کی جانا

ان کا بہت زیادہ رش/ ہجوم ہوگا، اس صورت میں جب وہ مذکورہ بت کے گرد طواف کریں گی تو ان کے کولہے آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے،

اس بت کی عبادت کریں گی اور وہ بت کے اردگرد طواف اور سعی کرنے کی بہت رغبت رکھتی ہوں گی اور اس سنگین گناہ پر وہ ایک دوسرے کے ساتھ دھکم پیل کریں گی۔

[اسلام سوال جواب]

شدید شوق اور شدید حرکت کی وجہ سے ان کے اعضاء ہلنا

ان کے کولہوں کے ہلنے کا اس لیے ذکر کیا گیا تاکہ ان کی اس بت کے اردگرد بھاگنے کے شوق کی قوت کی صفت کو بیان کیا جا سکے

عورتوں کو اس (بت کے اردگرد طواف کرنے) کا اتنا شدید شوق ہوگا کہ شدید حرکت کی وجہ سے ان کے اعضاء ہلیں گے۔

[كشف المشكل لابن الجوزي على صحيح البخاري]

لات و عزی کی پرستش

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
دن اور رات (کا سلسلہ) اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ لات اور عزی کی
عبادت (دوبارہ) نہ ہونے لگے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ! جب اللہ نے
آیت نازل کی:
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (التوبۃ:33)

وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر
دین پر غالب کردے، چاہے یہ مشرکین کو ناگوار گزرے۔ تو میں سمجھتی تھی کہ یہ کام
مکمل ہوگیا (اور عرب میں دوبارہ کبھی بت پرستی نہیں ہوگی۔)
آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو اللہ نے چاہا وہ عنقریب ہوگا، پھر اللہ ایک
پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کو موت کے حوالے کردے گی جس کے دل میں
رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، باقی وہی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر موجود
نہیں ہوگی، وہ اپنے (مشرک) آباء واجداد کے دین پر واپس چلے جائیں گے۔

[صحیح مسلم:7483]

لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُعْبَدَ اللاَّتُ وَالْعُزَّى

ابن بطال کہتے ہیں کہ اس حدیث سے اور اس جیسی احادیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ روئے زمین کے تمام کناروں سے دین مکمل طور پر ختم ہو جائے گا یہاں تک کہ دین میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا

اسلام قیامت کے قائم ہونے تک باقی رہے گا لیکن یہ کمزور ہو جائے گا اور اجنبیت کی طرف لوٹ جائے گا جیسا کہ شروع میں اجنبی اور کمزور تھا۔

[اسعاد الاخصا بذکر صحیح فضائل الشام]

جھوٹی نبوت کا فتنہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تقریباً تیس دجال اور کذاب نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

[سنن الترمذي:2218]

دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ

اَلدَّجَلُ

کسی چیز کو ڈھانپ لینا

ملمع سازی

جھوٹ

خلط ملط کرنا

دھوکہ دینے والے

حق و باطل کو خلط ملط کرنے والے

كَذَّابُونَ

بطورِ تاکید

(اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان)

نبی ﷺ کے آخری زمانے میں جھوٹے دجالوں کا ظاہر ہو جانا

اور اس کی تصدیق نبی ﷺ کے آخری زمانے میں ظاہر ہو گئی پس مسلمہ کذاب نے یمامہ میں اور اسود عنسی نے یمن میں خروج کیا پھر ابوبکرؓ کی خلافت میں طلیحہ بن خویل نے خروج کیا۔ [فتح الباری]

حق کو باطل سے خلط ملط کرنے والے

آپ ﷺ کے فرمان "يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ"۔۔۔کا مطلب ہے کہ اس امت کے آخری زمانے میں "دَجَّالُونَ"۔۔۔ہوں گے اور یہ "الدجل" سے مشتق ہے ، اور یہ باطل کو ایسے خلط ملط کرنا ہے کہ وہ حق کے مشابہ ہو جائے،

"دَجَلَ إِذَا مَوَّهَ وَ لَبَّسَ"۔۔اس وقت کہا جاتا ہے جب ایک شخص خلط ملط کرتا ہے اور ملمع سازی کرتا ہے۔

اور "دَجَّالُونَ"۔۔۔کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ملمع سازی کرنے والے اور حق و باطل کو خلط ملط کرنے والے اور دھوکہ دینے والے ہوں گے۔

بظاہر دین کا لبادہ اوڑھے فاسد عقائد ایجاد کرنے والے

دیکھنے میں بہت دین دار لگیں گے، لیکن دین میں نئی نئی باتیں نکال دیں گے، حتی کہ ایمانیات اور عقائد سے متعلق بھی ، اور مرعاۃ المفاتیح میں آتا ہے،

یہ حدیث اس معنی پر محمول کی جائے جو محدثین کے ہاں مشہور ہے کہ ان سے مراد وہ احادیث ہیں جو من گھڑت ہیں

"دَجَلَ إِذَا مَوَّهَ وَ لَبَّسَ"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت کرنے والے پیدا ہونا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کسی ایک پر ضرور ایسا دن آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے گا اور پھر (اس کے بعد ایسا وقت آئے گا کہ) میرا دیدار کرنا اس کو اپنے اہل و عیال اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوگا [صحیح ابن حبان:6765]

تقدیر کا انکار کیا جانا

ابن زرارہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت میری امت کے آخری زمانے کے اللہ عزوجل کی تقدیر کو جھٹلانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی: ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ () إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (القمر:49-48) چکھو آگ کا چھونا۔ بیشک ہم نے جو بھی چیز ہے، ہم نے اسے ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ [السلسلة الصحيحة:1539]

ستاروں پر ایمان لایا جانا

طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے بعد میں آنے والے زمانے میں اپنی امت پر سب سے زیادہ تین امور کا ڈر ہے

(1)۔ ستاروں پر ایمان لانا،

(2)۔ تقدیر کو جھٹلانا،

(3)۔ اور حکمران کا ظلم کرنا

[السلسلة الصحيحة:1127]

ستاروں پر ایمان لانے سے مراد

وإيمَاناً بالنُّجُومِ

اس عقیدے کی تصدیق کرتے ہوئے کہ ستاروں کی دنیا (کے تصرفات کرنے) میں تاثیر ہے۔

[فیض القدیر]

(یہ عقیدہ کہ ستارے ہماری قسمتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں)

علم نجوم کی وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب میں رقم طراز ہیں کہ: قتادہ رحمہ اللہ نے کہا:

اللہ تعالی نے تاروں کو تین مقاصد کیلیے پیدا فرمایا ہے:

آسمان کی زینت،

شیاطین کو مارنے کیلیے

اور رہنمائی حاصل کرنے کیلیے بطور علامات،

لہذا اگر کوئی شخص تاروں کا کوئی اور مقصد بیان کرتا ہے تو وہ غلطی پہ ہے اور اپنے وقت کو ضائع کر رہا ہے اور وہ ایسی چیز کے بارے میں تکلف کر رہا ہے جس کا اسے علم نہیں ہے۔

صحیح بخاری، باب فی النجوم (2/420)

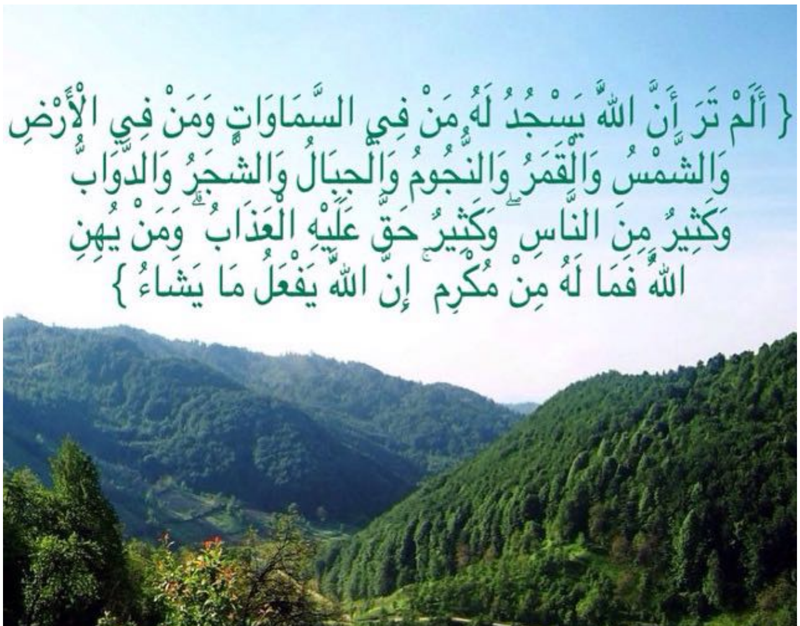

ستارے بندوں کے فائدے کے لئے مسخر کئے گے ہیں

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الاَرضَ فِى سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ استَوٰى عَلَى العَرشِ يُغشِى الَّيلَ النَّهارَ يَطلُبُه حَثيثًا وَالشَّمسَ
وَالقَمَرَ وَالنُّجومَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمرِه ؕ اَلا لَهُ الخَلقُ وَالاَمرُ ؕ تَبارَكَ
اللّٰهُ رَبُّ العٰلَمينَ ﴿٥٤﴾ سورة الاعراف

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ

(16)

النحل-16

سمندر اور خشکی کے اندھیروں میں ستاروں سے قافلے، مسافر رستے تلاش کرتے ہیں

ستارے آسمان کی زینت بھی ہیں

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ ۖ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ (5)

سورہ ملک-5

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جس دن (آپ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو سورج گرہن لگا۔ لوگوں نے کہا: ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن لگا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ. لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ. فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا لِلصَّلَاةِ.

مسلم، الصحیح، کتاب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف، 2: 619، رقم: 901

’’بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان کو گرہن نہیں لگتا پس جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو نماز پڑھو۔‘‘

سورج گرہن

نمازِ کسوف

چاند گرہن

نمازِ خسوف

علم نجوم کی دو قسمیں

علم تاثیر

تین اقسام

1۔یہ نظریہ رکھا جائے کہ تارے بذات خود اثر انداز ہوتے ہیں

2۔ان تاروں کو انسان علم غیب جاننے کا ذریعہ بنائے

3۔تاروں کو خیر و شر کے رونما ہونے کا سبب قرار دے، تو یہ شرک اصغر ہے

علم رہنمائی

دو قسمیں

1۔تاروں کے چلنے سے دینی رہنمائی حاصل کرے تو یہ شرعی طور پر مطلوب بھی ہے

2۔تاروں کی نقل و حرکت سے دنیاوی امور میں رہنمائی ملے، تو اس کے سیکھنے میں کوئی حرج نہیں

دو قسمیں

تاروں سے جہتوں کا تعین ہو

تاروں سے موسموں کا تعین کیا جائے

1۔یہ نظریہ رکھا جائے کہ تارے بذات خود اثر انداز ہوتے ہیں

تارے خود ہی حادثات اور نقصانات پیدا کرتے ہیں،
تو یہ شرک اکبر ہے

(مثلاً ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی،
یا زلزلہ آیا)

2۔ان تاروں کو انسان علم غیب جاننے کا ذریعہ بنائے

تاروں کی نقل و حرکت اور ان کے آنے جانے سے یہ مطلب نکالے کہ اب فلاں فلاں کام رونما ہو گا؛ کیونکہ فلاں فلاں تارا فلاں منزل میں داخل ہو گیا ہے۔

مثال کے طور کوئی نجومی کہے: فلاں شخص کی زندگی کٹھن ہو گی؛ کیونکہ اس کی پیدائش فلاں تارے کے وقت ہوئی،
اسی طرح کہے: فلاں شخص کی زندگی خوشحال ہو گی؛ کیونکہ اس کی پیدائش فلاں تارے کے وقت ہوئی۔
تو ایسا شخص حقیقت میں تاروں کو علم غیب جاننے کا وسیلہ اور ذریعہ بنا رہا ہے، حالانکہ علم غیب کا دعوی کرنا کفر ہے، اس سے انسان دائرہ اسلام سے بھی خارج ہو جاتا ہے

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ... (النمل:65)
کہہ دیجیے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے غیب نہیں جانتا

3۔تاروں کو خیر و شر کے رونما ہونے کا سبب قرار دے، تو یہ شرک اصغر ہے

جب بھی کوئی چیز رونما ہو تو جھٹ سے اسے تاروں کی جانب منسوب کر دے

مسبب الاسباب تو صرف اللہ ہے

مثلاً کوئی شخص کسی دھاگے کو باندھ کر شفا یابی کی امید لگائے اور یہ کہے کہ میرا ماننا یہ ہے کہ شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، لیکن یہ دھاگا صرف سبب ہے

حالانکہ اللہ تعالی نے اس دھاگے کو شفا یابی کا سبب نہیں بنایا

اسی طرح اس کا حکم ہے جو شخص تاروں کو بارش ہونے کا سبب قرار دیتا ہے ؛کیونکہ حقیقت میں بارش کا تاروں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، اس رات کو بارش بھی ہوئی تھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: (کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟) اس پر صحابہ کرام نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو ہی بہتر علم ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے بندوں میں سے کچھ نے مجھ پر ایمان اور کچھ نے کفر کرتے ہوئے صبح کی ہے،
چنانچہ جس نے کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور تاروں سے کفر کرتا ہے، اور جس نے یہ کہا کہ ہمیں فلاں فلاں برج اور تارے کی وجہ سے بارش ملی تو وہ میرے ساتھ کفر کر رہا ہے اور تاروں پر ایمان رکھتا ہے)

صحیح بخاری: (801)

علم رہنمائی

دو قسمیں

1۔تاروں کے چلنے سے دینی رہنمائی حاصل کرے تو یہ شرعی طور پر مطلوب بھی ہے

مثلاً تاروں سے قبلہ سمت معلوم کرنا

2۔تاروں کی نقل و حرکت سے دنیاوی امور میں رہنمائی ملے، تو اس کے سیکھنے میں کوئی حرج نہیں

دو قسمیں

تاروں سے جہتوں کا تعین ہو

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (16)

علمِ نجوم سیکھنا درست نہیں

تاروں سے موسموں کا تعین کیا جائے

بعض علما اسے نے مکروہ سمجھا ہے اور بعض نے اسے مباح کہا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ".
(سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ، رقم: ٣٧٤٩)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا، اس نے سحر (جادو) کا ایک حصہ حاصل کرلیا، اب جتنا زیادہ حاصل کرے گا گویا اُتنا ہی زیادہ جادو حاصل کرے گا''۔ **جادو حرام ہے**

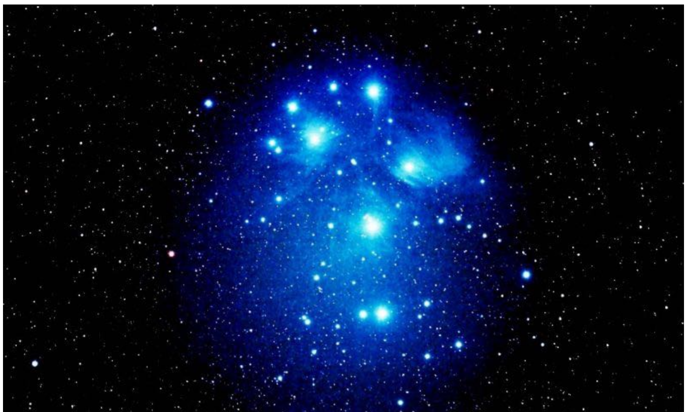

3۔عبادات سے متعلق علامات قیامت

نمازوں کا ضائع کیا جانا

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے ابوذر عنقریب میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو نماز کو فوت کر دیں گے تو تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا تو اگر تو نے نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیا تو وہ نماز (جو حاکم کے ساتھ پڑھی گئی) تیرے لئے نفل ہوگی ورنہ تو نے تو اپنی نماز پوری کر ہی لی۔

[صحیح مسلم:1498]

طہارت اور دعا میں مبالغہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو وضو اور دعا میں مبالغہ کریں گے [سنن ابی داود:96]

دعا اور طہارت میں مبالغے سے مراد

دعا میں حد سے بڑھ جانے سے مراد ہے کہ انسان ایسا سوال کرے جس کا وہ حق دار نہیں ہے اور وہ ایسی چیز مانگے جس میں وہ حد سے آگے بڑھ رہا ہو بلکہ انسان کو اللہ عزوجل سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے جہنم سے بچالے، اور اسی سے مقصد حاصل ہو جائے گا اور اس طرح دعا کرنے میں حد سے بڑھنا نہیں ہے،

يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ

طہارت میں حد سے بڑھنا، وضو کرتے ہوئے ایک عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ہے

مساجد پر فخر کرنا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مسجدوں پر فخر نہ کریں گے۔

[سنن أبي داود:449]

مساجد کو مزین کیا جانا

سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ مساجد کو مزین کرو گے اور مصاحف کو خوبصورت بناؤ گے تو تم پر ہلاکت و بربادی ہوگی۔

[السلسلة الصحيحة:1351]

مساجد کو سیر و تفریح کا مرکز بنا لیا جانا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدوں کو گزرگاہ بنا لیا جائے گا۔

[صحيح الجامع الصغير:5899]

مسجد کے پاس سے نماز پڑھے بغیر گزر جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی علامات قیامت میں سے ہے کہ آدمی دو رکعت نماز پڑھے بغیر مسجد سے گزر جائے گا۔

[السلسلة الصحيحة:649]

مساجد میں محراب کا بننا

محمد ﷺ کے ساتھی کہا کرتے تھے کہ قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ مساجد میں مذابح بنا لیے جائیں گے یعنی محراب ۔(یہ عام نمازیوں کی جگہ سے علیحدہ اونچی چبوتروں کی طرح جگہیں ہوتی ہیں)۔ [الثمر المستطاب - الألباني]

مساجد میں بھی دنیا کی باتیں

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں حلقوں کی صورت میں بیٹھیں گے ، ان کی سب سے بڑی فکر دنیا ہوگی ،

ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا ، پس بے شک اللہ تعالی کو ایسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے

[السلسلة الصحيحة:1163]

عبد اللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں دنیاوی گفتگو کریں گے۔ اللہ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

4۔قرآن سے متعلق علامات قیامت

قرآن کو گا گا کر پڑھنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھ چیزوں سے پہلے عمل کر لو۔

(1)۔بیوقوفوں کی حکومت ،

(2)۔پولیس والوں کی کثرت ،

(3)۔ قطع رحمی ،

(4)۔فیصلوں کی خریدوفروخت،

(5)۔قتل کو معمولی سمجھنا،

(6)۔اورنوجوان لڑکے آئیں گے جو قرآن کو گا گا کر پڑھیں گے ۔ وہ ایسے آدمی کو امام بنائیں گے جو نہ فقیہ ہوگا نہ عالم وجہ صرف یہ ہوگی کہ وہ انہیں گا گا کر قرآن سنائے گا۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:979]

قرآن کا حلق سے نیچے نہ اترنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو قران مجید تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلی کی ہڈی سے (یعنی حلق سے نیچے) نہیں اترے گا جب ان کی ایک لہر اٹھے گی تو اسے روک دیا جائے گا، (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتی کہ ان لوگوں کے بڑے لشکروں میں دجال ظاہر ہوگا۔

[السلسلۃ الصحیحۃ 2455]

ينشأ نشء

سندی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "یَنْشَو نَشْوٌ"۔۔۔قاموس میں "النَّاشِئُ"۔۔۔اس لڑکے اور لڑکی کو کہتے ہیں جو بچپن کی حد سے آگے بڑھ جائے

كلما خرج قرن قطع

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "کُلَّما خَرَجَ قَرْنٌ"۔۔۔کا مطلب ہے کہ ان میں سے گروہ ظاہر ہوتا رہے گا،

"قُطِعَ"۔۔۔یعنی کاٹ دیئے جانے کا حق دار ہوگا، اور اکثر کو کاٹ دیا جائے گا

حتى يخرج في أعراضهم

یعنی ان کے گھروں سے، ان کا آخری آدمی بھی مقابلہ اور مناظرہ کرے گا

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ علمی فائدہ ہے کہ خوارج بھی امت کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے اور اس فرقے کا وجود آخری زمانے تک جاری رہے گا اور یہ وقتا فوقتا خروج کرتا رہے گا

اور جب بھی ان کا کوئی فرقہ ظاہر ہوگا ان کو کاٹ دیا جائے گا اور ان کا معاملہ ختم ہوجائے گا

اور پھر (انہی میں سے) ایک اور گروہ ظاہر ہوگا اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کے آخری فرقے میں دجال نمودار ہوگا۔ [اسلام سوال جواب]

صرف حروف کی ادائیگی پر توجہ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ۔۔۔۔نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ وہ (قرآن کی درست) ادائیگی کو اتنی اہمیت دیں گے جتنی کہ تیر کے سیدھا کرنے کو دی جاتی ہے، وہ اس کا بدلہ دنیا میں وصول کریں گے اور اس کے (اجروثواب کو) آخرت تک مؤخر نہیں کریں گے

[السلسلۃ الصحیحۃ:259]

وسيجيء أقوام يقيمونه

یعنی اس کے الفاظ و کلمات کو صحیح طرح ادا کریں گے اور اس کے مخارج و صفات کی حفاظت میں تکلف کریں گے

كما يقام القدح

یعنی قراءت کے عمل میں مبالغہ کریں گے اور ریاکاری، سمعہ، فخر اور شہرت حاصل کے لیے اس میں انتہا درجے کا مبالغہ کریں گے

طیبی کہتے ہیں کہ اس حدیث کے ظاہر میں تنگی کو ختم کرنے اور حکم کو آسان بنانے کی بات ہے، اوراللہ تعالیٰ سے اجر تلاش کرنے، عمل میں اخلاص کا اظہار کرنے، قرآن کے معنی میں غورو فکر کرنے اور اس کے عجائبات میں غوطہ زن ہونے کی بات ہے،

يتعجلونه

دنیا میں ہی اس کا ثواب لینا چاہتے ہیں

ولا يتأجلونه

آخرت میں اجر حاصل کرنے کے لیے اس کو مؤخر نہیں کرتے، بلکہ وہ دنیا کے فائدے کو آخرت کے فائدے پر ترجیح دیتے ہیں اور اس کے ذریعے کھاتے ہیں اور اللہ پر بھروسا نہیں کرتے

قرآن کا حلق سے نیچے نہ اترنا

قرآن پڑھا کر اپنی پیروی چاہنا

معاذبن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا: تمہارے بعد بڑے فتنے ہوں گے۔ مال بہت بڑھ جائے گا اور قرآن کھول (کر عام) کر دیا جائے گا۔ حتی کہ مومن منافق، مرد، عورتیں، چھوٹا بڑا، غلام اور آزاد سب اسے حاصل کریں گے اور ایسا ہو گا کہ کہنے والا کہے گا: لوگوں کو کیا ہوا کہ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں نے قرآن پڑھا ہے؟

(وہ کہے گا) یہ لوگ اس وقت تک میری پیروی نہیں کریں گے حتی کہ میں ان کے لیے اس کے علاوہ کوئی نئی اختراع کروں۔ چنانچہ تم اپنے آپ کو اس کی بدعت سے بچائے رکھنا، اس کی بدعت ضلالت اور گمراہی ہوگی

[سنن أبي داود:4613]

قرآن سے دور لوگوں کا قرآن پڑھانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب ہونے کی علامت یہ ہے کہ برے لوگوں کو مرتبوں میں بلند کر دیا جائے گا اور نیک لوگوں کو گرا دیا جائے گا، باتیں زیادہ ہوں گی اور عمل محدود ہوجائے گا اور لوگوں کو 'مثناۃ' قرآن پڑھائے گا اور ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو اس کا رد کرے۔ کہا گیا کہ 'مثناۃ' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب کے علاوہ سب کچھ لکھا پڑھا ہو گا

[السلسلة الصحيحة: 2821]

(المَثْنَاةُ) کی تفسیر میں علامہ البانی فرماتے ہیں:

یہ حدیث نبی ﷺ کی نبوت کی علامتوں میں سے ہے اور صداقت کی نشانیوں میں سے بھی ہے اور اس میں مذکورہ تمام امور، وقوع پذیر ہو چکے ہیں بالخصوص "مثناۃ" والا معاملہ اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کے علاوہ سب کچھ پڑھا / لکھا ہو گا۔

قرآن کے حروف کی حفاظت اور قرآن کی حدود کا ضائع ہونا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک انسان سے کہا: تم یقینا ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں علماء زیادہ اور قاری کم ہیں، اس زمانے میں قرآن کی حدود کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے حروف کو ضائع کردیا جاتا ہے (یعنی حروف کو اتنا تکلف سے ادا نہیں کیا جاتا بلکہ تدبر پر زور دیا جاتا ہے)،

مانگنے والے کم ہیں دینے والے زیادہ ہیں، اس زمانے کے لوگ نماز لمبی کرتے ہیں، اور خطبہ چھوٹا کرتے ہیں، وہ اپنی خواہشات سے پہلے عمل کو ظاہر کرتے ہیں ،

اور عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں علماء کم اور قاری زیادہ ہوں گے، اس زمانے میں قرآن کے حروف کی حفاظت کی جائے گی لیکن اس کی حدود کو ضائع کیا جائے گا ،

مانگنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے،

اس میں لوگ خطبہ لمبا کریں گے اور نماز کو چھوٹا کریں گے

اور اس زمانے میں لوگ اپنے عمل سے پہلے اپنی خواہشات کو ظاہر کریں گے۔

[الموطا: 417]

قرآن پڑھنے کے باوجود سنگ دل لوگ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عنقریب یہ قرآن کچھ لوگوں کے سینوں میں بوسیدہ ہو جائے گا جیسا کہ کپڑا بوسیدہ ہو کر پھٹ کر گر جاتا ہے، وہ اس قرآن کو پڑھیں گے لیکن اس میں کوئی لطف اور لذت نہیں پائیں گے،

وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی کھالیں پہنیں گے،

ان کا عمل طمع ولالچ کے لیے ہوگا لیکن اس میں اللہ کا خوف نہیں ہوگا،

اگر وہ عمل میں کوتاہی کریں گے تو کہیں گے کہ ہم عنقریب جنت تک پہنچ جائیں گے اور اگر وہ برے عمل کریں گے تو کہیں گے کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

[سنن الدارمی:3346]

قرآن پڑھ کر دنیا طلب کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص قرآن پڑھے، اسے چاہیے کہ قرآن کے ذریعے اللہ تبارک و تعالی سے سوال کرے، کیونکہ عنقریب ایسے لوگ بھی آئیں گے جو قرآن کو پڑھ کر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

مسند أحمد:19898